Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies (MJIS)
ISSN: 3007-3812 (Print) | 3007-3820 (Online)
(July-Dec) 2023, 1:2(23-37)

محی الدین جرنل آف اسلامک اسٹڈیز
(جولائی – دسمبر ۲۰۲۳)،۱:۲

عصرِ حاضر میں بچوں کے لیے اُردو زبان میں ادبِ سیرت سے استفادہ کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Currently Available Sīrah Literature in Urdu for Children Seeking Benefits

Saiqa Gulnaz[a] & Ayesha Altaf[b]

[a, b] M.Phil. Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad.

Corresponding author Email: gulsaiqagulnaz@gmail.com

How to cite: Saiqa Gulnaz & Ayesha Altaf " An Analytical Study of Currently Available Sīrah Literature in Urdu for Children Seeking Benefits " *Mohi ud Journal of Islamic Studies* 1, no. 2 (2023): 23-37.

ABSTRACT

The character of the Prophet (peace be upon him) is perfect for each and every member of the society. Regarding the education and training of children, sayings and practical examples of the Prophet have been preserved in the pages of history by biographers. Many biographers have created a large number of biographical literatures especially for children. Through his words and actions, he trained the children according to their temperament, psychology, habits and needs. literature has also been created in this regard in Urdu language in the Indian subcontinent. Children's needs, psychology and activities are completely different nowadays. The question is, what role does the current biographical literature play according to the psychology and needs of modern children? What kind of biographical literature is needed to solve the problems of child education and children in the modern era? By adopting and analytical method of research, the subject Sīrah-oriented for children can provide to the *tabula rasa* an input saturated with the qualities towards personality development keeping in view the habits and attitude of a child in entire life later on. In the light of the derived results, suggestions and recommendations have been made for the importance of biography reading during early age to focus prophetic life, learning by heart Sīrah events imbuing love of Prophet (peace be upon him) and the character building.

Keywords: Sīrah, Sīrah Literature, Child Education, Benefits, Character

Maximum number of authors of a paper shouldn't be more than two and contribution of second author (if any) should be mentioned below:-

- Collection of data and mutual development of a paper.

C

All Contents of this publication is copyrighted and property of *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies*, and restricted to commercial use. It allows Research uses only, provided that original author(s) and sources should be credited with a proper academic referencing.

تمہید

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و الہ و سلم واحد وہ انسان ہیں جن کی زندگی محفوظ اور کتابی صورت میں موجود ہے۔ دنیا میں جس ہستی کو زیادہ پڑھا جاتا ہے وہ آپ ﷺ کی حیات اقدس ہے۔ بحیثیت مسلمان کوشش رہتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ ﷺ کی ذات مبارک کہ ایک ایک گوشے سے واقف ہوں اور ہر مسلمان بذات خود اپنے بچوں کی تربیت آپ ﷺ کے بتائے گئے اصولوں کے مطابق کرنا چاہتا ہے۔ شروع میں چونکہ بچوں کا الگ سے سیرتی ادب نہیں لکھا گیا تھا پھر سیرت نگاروں نے اس ضرورت کے پیش نظر بچوں کے لیے سیرت کی کثیر کتب مختلف ادوار میں لکھی تاکہ بچے سیرتی ادب سے مستفید ہو کر آپ ﷺ کی حیات کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔ تاہم وہ تمام کتب مختلف ادوار میں بچوں کی ضرورت اور نفسیات کو سامنے رکھ کر لکھی گئی لیکن دور حاضر کی ترجیحات یکسر بدل گئی ہیں۔

لہذا نیا سیرتی ادب لکھتے وقت موجودہ حالات اور بچوں کی نفسیات اور ضرورت کو مدّ نظر رکھا جائے۔ اس مقالے میں بچوں کے سیرتی ادب کے آغاز وارتقاء پر بحث کی جائے گی نیز بچوں کے سیرتی ادب پر بات کرتے ہوئے عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق سفارشات بھی لکھی جائیں گی۔

دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر سیرتی ادب کو بچوں کی ابتدائی زندگی سے ہی شامل کرنا ضروری ہے تاکہ بچوں کو پتہ چلے کہ رسول اکرم ﷺ کے آداب زندگی، رہن سہن، سفر وخضر اور انداز گفتگو سے آگاہ ہوں تاکہ بچے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو لے کر پروان چڑھیں اور ان کی زندگی کا ہر پہلو سیرت ﷺ سے استفادہ اور عملی کردار کا منہ بولتا ثبوت ہو۔

۲۔ بچوں کیلئے سیرت نگاری کی ضرورت واہمیت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام بنی نوح انسانوں کیلئے سرچشمہ ہدایت ہیں۔ بحیثیتِ مسلمان ہمیں نبی ﷺ کی زندگی کے ہر گوشے سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے نمونہ ہے جس پر عمل کر کے ہم دونوں جہاں میں کامیاب ہو سکتے ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت میں ہی رب کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

﴿مَّنۡ يُطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾[1]۔

(جس نے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی)۔

[1]۔ القرآن (80:4) ۔

اسلامی معاشرے میں ہم پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت دینی انداز سے کی جائے۔ بچوں کو اسلامی طرزِ زندگی سکھایا جائے تاکہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں اسلامی اصول وضوابط کو ہی اپنائیں۔ امام غزالی بچوں کی تربیت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

"بچے والدین کے پاس امانت ہوتے ہیں، ان کا قلب پاکیزہ، سادہ اور نقش و نگار سے خالی ہوتا ہے کہ اس میں جس طرح کے نقش چاہے ابھار دیئے جائیں اور جو میلانات چاہیں پیدا کر دیئے جائیں۔ اسے اگر نیکی و خیر کی تعلیم دی جائے گی تو وہ اس کا عادی ہو جائے گا، جس سے نہ صرف وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو گا بلکہ اس کے والدین بھی اس ثواب میں شریک ہوں گے۔ اگر بچے کو برائیوں کا خوگر بنا دیا گیا تو وہ خود بھی تباہ ہو گا اور ساتھ ساتھ اس کی تباہی کا وبال اس کے سرپرستوں پر بھی ہو گا۔"[2]۔

نبی کریم ﷺ نے اولاد کی تربیت والدین پر لازم قرار دی کیونکہ والدین اپنی اولاد کی پرورش کرتے وقت اگر ان کی تربیت میں کوتاہی برتیں گے تو ان کی ساری زندگی تاریکیوں میں ڈوب جائے گی۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

((أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ))[3]۔

(اولاد کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرو اور ان کو اچھی تعلیم و تربیت دو)۔

سیرت نگاری سے ہم بچوں کو رسول اکرم ﷺ کی شخصیت، ان کی زندگی کے ہر پہلو سے واقفیت دے کر باآسانی سمجھا سکتے ہیں کہ ایک مسلمان کی مثالی اور کامیاب زندگی کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ہر بات، ہر عمل اور ہر حرکت میں اسلامی روح کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[4]۔

(بیشک تمھارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)۔

بچوں کو سیرت النبی ﷺ کے مطالعے کی رغبت دلانا بہت ضروری ہے کیونکہ کسی بھی معاشرے میں اسلامی تعلیمات یکدم پروان نہیں چڑھتیں بلکہ اسلامی طرزِ زندگی کی بنیاد رکھنے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ اپنے بچوں کو اسلام کی روح سے روشناس کروایا جائے تاکہ آئندہ نسلوں میں اسلامی ورثہ منتقل ہو سکے۔

---

[2]۔ محمد بن محمد غزالی، احیائے العلوم (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س ن)29۔

[3]۔ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ (بیروت: دار احیاء الکتب العربیہ، 1999ء) کتاب الادب، باب برالوالد و الاحسان الی البنات، حدیث نمبر :3671۔

[4]۔ القرآن (2: 33)۔

۳۔ بچوں کیلئے اردو زبان میں سیرتی ادب کی افادیت

ہماری قومی زبان اردو ہے لہذا اردو زبان میں سیرتی ادب مرتب کرنے سے بچوں میں مطالعہ سیرت کیلئے دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے۔ قومی زبان ہر بچہ بول اور سمجھ سکتا ہے تو اس میں علمی مواد مرتب کرنے سے بچوں کیلئے زیادہ دلچسپی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ ایسا مواد پڑھنا ان کیلئے سہل اور آسان ہوتا ہے۔ پاکستان میں بغور مشاہدہ کیا جائے تو اردو زبان کی تحریرات اور کتابیں، انگریزی اور عربی کتابوں کی نسبت زیادہ پڑھی جاتی ہیں۔ اگر ہم اپنے بچوں میں سیرت کے مطالعہ کا شوق پیدا کروانا چاہتے ہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ اردو زبان میں سیرتی ادب مرتب کرنے کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دی جائے تاکہ کم تعلیم یافتہ بچے اور طلباء اس سے افادیت حاصل کر سکیں۔

۴۔ بچوں کے لئے اردو زبان میں سیرتی ادب کا آغاز وارتقاء

سیرت نگاری کی ضرورت روزِ اول سے ہی رہی۔ قرآن میں حضور ﷺ کی زندگی کے اہم پہلو، اخلاق وآداب اورآپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد کے بعض وقائع کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شخصیت صحابہ کرام کے لئے مرکزی توجہ کا مرکز رہی ہے جنھوں نے آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ تدوین کرنے کے ساتھ ساتھ سیرت کو بھی محفوظ کیا۔ سیرت ومغازی کی تدوین محدثین وفقہاء کرام نے کی اور اس کے بعد بھی عہدِ عباسیہ میں سیرت نگاری پر کام جاری رہا۔

ابتداء میں صدیوں تک بچوں کے لئے کوئی الگ سے سیرتی ادب تخلیق نہ کیا گیا اور نہ اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اٹھارہویں صدی تک کا دور بچوں کے اردو ادب کے حوالے سے آغاز وارتقاء کا دور تصور کیا جاتا ہے جس میں خصوصی طور پر تو سیرت نگاری سے متعلقہ کتب بچوں کیلئے نہیں لکھی گئیں مگر بچوں اور نوعمر افراد کی تربیت کے لئے علمی مواد مرتب کیا گیا جبکہ باقاعدہ طور پر سیرت نگاری کا آغاز انیسویں صدی سے ہوا۔ بچوں کے اردو ادب سے اردو سیرت نگاری کا مرحلہ درج ذیل تین ادوار میں طے ہوا۔

۴.۱۔ اردو ادب الاطفال کا آغاز وارتقاء

بچوں کی تربیت کے لئے سب سے پہلے ابو الفرس کی لکھی جانے والی کتاب "نصاب الصبیان" ہے جو کہ فارسی زبان میں ہے،[5] تاہم اردو ادب کا آغاز اورنگزیب عالمگیر کے عہد سے ہوا۔ امیر خسرو نے 1253ء اپنی کتاب "خالق باری" مرتب کی تو اس کی پیروی میں بے شمار تصانیف لکھی گئیں جیسا کہ ایزد باری، صفات باری، حمد باری وغیرہ۔[6] یہ دور جاکر 1857ء پر اختتام ہوتا ہے جس میں اردو زبان کے نامور شعراء نے بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے

---

5 ۔ صدیقی، محمدی، بالک باغ (بھوپال: معیار ادب بک ڈپو، 1972)،24۔

6 ۔ ڈاکٹر محمود الرحمٰن، آزادی کے بعد بچوں کا ادب (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جنوری 1976ء)،9۔

اپنی خدمات نظم ونثر کی صورت میں پیش کیں۔ان میں میر تقی میر، نظیر اکبر آبادی اور غالب کے نام سرِفہرست ہیں۔ ان کی علمی تخلیق کا مقصد بچوں کی ذہنی واخلاقی تربیت کرنا تھا۔

۴.۲۔برصغیر پاک وہند میں بچوں کے لئے اردو سیرتی ادب

1857ء سے لے کر 1947ء تک کا عرصہ اردو سیرتی ادب کا دوسرا دور ہے کہ جس میں بے تحاشا علمی خدمات سامنے آئیں۔اس کی بنیادی وجہ 1857ء کی جنگ میں ناکامی تھی جس کے بعد ہندوستان میں برطانوی سامراج کا اقتدار آیا تو انگریزی زبان میں ادب کی تشکیلِ نو کی کوششیں کی گئیں۔ تاہم اس عرصے میں علاقائی زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو ادب بھی متاثر ہوا۔اس صورتحال کے پیشِ نظر برصغیر کی اہم اور نامور شخصیات نے بچوں کی تربیت بذریعہ ادب کرنے کیلئے اردو زبان میں اپنی خدمات پیش کرنے کا بیڑا اٹھایا۔[7] چند شخصیات کا ذکر ذیل میں ہے۔ڈپٹی نذیر احمد، مولانا محمد حسین آزاد، خواجہ الطاف حسین، مفتی محمد شفیع، مفتی کفایت اللہ، شبلی نعمانی، اسماعیل میرٹھی، الطاف حسین حالی، سرسید احمد خان، علامہ محمد اقبال، مفتی اعظم وغیرہ۔

ان شخصیات کی ادبی خدمات میں نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ انھوں نے بچوں کو رذائل اخلاق جیسا کہ غرور وتکبر کے خاتمے، طہارت وپاکیزگی کو اپنانے، آدابِ زندگی کو اپنانے کی ترغیب دی۔ان کی مرتب کردہ کتب کے آخر میں مذہب اور پیغمبرانِ کرام سے متعلقہ مواد بھی شامل کیا گیا جو کہ سیرت نگاری کا آئینہ دار ہے[8]۔

۴.۳۔پاکستان میں بچوں کے لئے اردو سیرتی ادب

1947ء میں قیامِ پاکستان کے بعد بھی سیرت نگاری پر بہت کام ہوا۔ سیرتی ادب کے حوالے سے جو خدمات اس دور میں پیش کی گئیں وہ نہ صرف سابقہ کتبِ سیرت کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے معیار میں بہتری کی بھی کوششیں دکھائی دیتی ہیں، تاہم یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔اردو سیرتی ادب کی خدمات میں خواتین قلم کاروں کی بھی علمی خدمات اسی دور میں سامنے آئیں جن میں کچھ کے نام درج ذیل ہیں۔پروفیسر رفعت اقبال، اہلیہ ڈاکٹر سہراب انور، بشریٰ امام الدین، اختر النساء، ڈاکٹر ام کلثوم، ام فاروق وغیرہ۔

مندرجہ بالا سیرت نگاروں نے ایسا علمی مواد پیش کیا کہ جو بچوں کے ذوق مطالعہ کو نکھارنے، ان میں تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرنے اور ان کی علمی استعداد کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔[9] سیرتی ادب میں ضخیم، متوسط اور

---

[7]۔ سید فضل الرحمٰن، فرہنگ سیرت: اردو میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ والیہ وسلم (لاہور: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، 1998ء)، 125۔

[8]۔ عابد حسین، حالی (نئی دہلی: ترقی اردو بورڈ، 1983ء)، 65۔

[9]۔ ام سلمیٰ، پاکستان میں بچوں کیلئے اردو سیرت نگاری: آغاز وارتقاء اور جدید رجحانات، (لاہور: القلم، پنجاب یونیورسٹی، جون 2013ء)، 155۔

مختصر حجم کی کتابیں لکھی گئیں۔ تاہم بچوں کے لئے مرتب شدہ کتابیں سو یا اس سے کم صفحات پر مشتمل ہیں۔ بچوں کیلئے اردو زبان میں سیرتی ادب لکھنے والوں میں محمد سلیمان فاروق، شیخ عنایت اللہ، ساحل بلگرامی، غلام ربانی عزیز، رفعت اقبال، سید نظر زیدی، ظہیر احمد اظہر، بشیر احمد چوہدری، ساغر صدیقی، ابو خالد ایم-اے، محمد اسماعیل سید، حکیم محمد سعید، صادق حسین قریشی، اشفاق احمد، شمس الجبی، قاضی مطیع الرحمٰن، عنایت علی خان، کلیم چغتائی، ابوالامتیاز مسلم کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

۵۔بچوں کے سیرتی ادب پر لکھی گئی کتب

دنیا کے مختلف ممالک میں سیرتی ادب پر بے شمار کتب لکھی گئی ہیں سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو احاطہ تحریر میں لایا ہے۔ بچوں کی تربیت کو مرحلہ چونکہ ان کی پیدائش کی ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے پھر یہی بچے تربیت کے مراحل سے گزر کر آگے جا کر ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے سیرت نگاروں نے بچوں کی تربیت کے پیش نظر بطور خاص بچوں کے سیرتی ادب پر مختلف کتب لکھی ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں ہیں۔

۱.۵۔آمنہ کا لال

علامہ راشد الخیری کی تصنیف ہے سیرت کی کتابوں میں یہ ایک بہترین اور عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کا سن تصنیف 1969ء ہے۔اس کتاب میں رسول ﷺ کے خاندان، آپ ﷺ کے دادا کی پیدائش، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت، عالم شیر خوارگی، پرورش آغوش حلیمہ میں، جوانی، نبوت، کے پہلے کے حالات، وحی پھر مکی دور کا تذکرہ ہے مدنی زندگی پر بھی مختصر بات کی گئی ہے۔ غزوات کا ذکر نہیں۔ آخر میں آپ ﷺ کی پاکیزہ ازواج اور اخلاق رسول ﷺ کا مختصر بیان ہے۔کتاب کے آخر میں عورت کی حمایت میں آیات اور آحادیث بھی لکھی گئی ہیں کیونکہ اس زمانے میں عورت سے انصاف کا دروازہ بند تھا۔ عورت کی حمایت میں درجہ ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ))[10]۔

(بے شک ایمان کے لحاظ سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو، اور جو اپنی اُولاد پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔)

اس کتاب کے ذریعے بچے باآسانی آپ ﷺ کی سیرت کو سمجھ سکتے ہیں۔ نیز اس کتاب میں مصنف نے اپنی بات کو سمجھانے کے لیے بعض مقامات پر شاعرانہ طریقہ اختیار کیا ہے۔کتاب کے تعارف میں لکھتے ہیں:

---

[10]- ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی(ریاض: مکتبہ دارالسلام ،1991ء)کتاب: ایمان و اسلام ،باب مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الإِيمَانِ وَزِيَادَتِهِ وَنُقْصَانِهِ،رقم الحديث:2612۔

"میں شاعر نہیں ہوں مگر میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں ایک مصرع بھی کسی دوسرے کا شامل نہ ہو اس لیے غلط سلط ٹوٹے پھوٹے اشعار محض میرے جذبات ہیں جن کا شاعری سے کوئی تعلق نہیں"[11]۔

اس کتاب میں تفصیلاً بات کی گئی ہیں جسے پڑھنے کے بعد ہر چھوٹا اور بڑا آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جان سکتا ہے۔

۵.۲۔بچوں کی تربیت اور اس کے بنیادی اصول

ابو درداء ابن عزیز احمد کی یہ کتاب بچوں کی تربیت کے حوالے سے یہ ایک جامع کتاب ہے یہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے ایک خوبصورت اور انمول تحفہ ہے2019ء میں یہ کتاب تصنیف کی گئی۔اس کتاب کو آٹھ فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔پیدائش کے بعد نام رکھنے سے لے کر بچے کی تعلیم و تربیت، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انداز تربیت، والدین بچوں کی تربیت کس طرح کریں، رہن سہن کے آداب میں، بچے میں بگاڑ کی وجوہات، ٹیکنالوجی کا غلط استعمال، ازدواجی زندگی کی اہمیت، والدین کی اپنے بچوں کو نصیحت شامل ہے۔یہ کتاب بچے کی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔مصنف نے اس کتاب میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے آیات، آحادیث اور سیرت کا سہارا لیا ہے۔مثلاً مصنف لکھتے ہیں:

> "بچہ اپنی فطرت کے ہاتھوں بڑے کی اقتدا اور تقلید کرنے پر مجبور ہے کیونکہ اس کا اعتقاد ہے کہ بڑے جو کچھ کر رہے ہیں وہی درست ہے۔پس والدین کو خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے قول و فعل میں کسی قسم کا تضاد نہ ہو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت کی ہے"[12]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾[13]۔

(اے ایمان والو!جو خود نہیں کرتے وہ کیوں کہتے ہو۔نہایت ناگوار ہے اللہ کے نزدیک کہ کہو وہ جسے خود نہ کرو)۔

اس کتاب میں مصنف نے بچوں کیا اچھی تربیت کی طرف توجہ دلائی کہ کس طرح آپ ﷺ کی آحادیث اور پوری زندگی کو سامنے رکھ کر بچوں کی تربیت کی جاسکتی ہے۔

۵.۳۔اسوہ رسول ﷺ شفقت اور محبت اور کم سن بچے

محمد مسعود و بیگم مسعود عبدہ کی تصنیف ہے مکالمے کی صورت میں 1987 میں یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔اس میں مصنفہ پہلے اپنے بچوں کا تعارف کراتی ہیں اور اس کے بعد ان کی تربیت میں اختیار کیے گئے اسلوب کو ذکر کرتی ہیں کہ

---

[11] ۔ راشد الخیری، آمنہ کا لال (دہلی: مرکزی ادارۂ تبلیغ دینیات، 2004)، 4۔

[12] ۔ ابو درداء ابن عزیز احمد، بچوں کی تربیت اور اس کے بنیادی اصول (جمشید پور: مکتبہ العراق، 2019ء)، 90۔

[13] ۔ القرآن (2:61) ۔

کس طرح اس نے اپنے بچوں کو نصیحت کے ذریعے اور باہم تبادلے سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کہ مختلف پہلوؤں سے روشناس کرایا۔ اس کتاب میں آپ کی بیٹیوں، بیٹوں، نواسے اور نواسیوں اور آپ کی ان سے والہانہ محبت اور شفقت کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ اور بوقت ضرورت آحادیث مبارکہ سے مدد بھی لی گئی۔ جیسے مصنفہ اپنے بچوں کو ادب سکھاتے ہوئے لکھتی ہیں:

"آج جتنے بھی بچوں کی تربیت کرنے کے اصول لکھنے والے ہیں وہ سب یہی کہتے ہیں کہ بچوں کو ادب سے تمیز سے بات سکھانے کے لیے ان کو آپ کہہ کر پکارنا چاہیے۔ تو جناب آج سے کہیں سو سال پہلے سب سے اچھے رہن سہن کے طریقے اور سب سے اچھی عادتیں سکھانے والے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی اسی اصول کو اپنایا اور ہمیں بھی اسی اصول پر چلنا سکھایا آپ ﷺ نے فرمایا"[14]۔

((أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ)) [15]۔

(اپنی اولاد کی عزت کرو)۔

اسی طرح مختلف انداز میں حالات و واقعات سنا کر مصنفہ نے اپنے بچوں کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کی اور باہم تبادلہ سے بچوں سے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مختلف واقعات سنتی ہیں اور بچے بھی گفتگو کے باہم تبادلے میں بڑے شوق اور جذبے سے حصہ لیتے ہیں۔

۵.۴۔ بچوں کے لیے حدیث

ڈاکٹر عبد الرؤف اس کے مصنف ہیں بچوں کی تربیت اور آداب سکھانے کی غرض سے 1975 میں یہ کتاب احاطہ تحریر میں لائی گئی۔ اس کتاب کے ذیلی عنوان میں حدیث اور بچے، حدیث کے دوسرے مجموعے، بچوں کے لیے حدیث پڑھنے کے فائدے، ہمارا ایمان، زندگی کے آداب، علم کی اہمیت، صحت و صفائی اور پاکیزگی، کھانا پینا اور مہمان نوازی، لباس اور شکل و صورت، والدین کا احترام اور ان کی خدمت، بہن بھائی، رشتہ دار، دوست اور ہمسائے، اخوت و شفقت زبان کی برائیاں، برا اخلاق اور برا کردار شامل ہیں۔ کتاب کا تعارف کراتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں:

> "اس کتاب کی تالیف کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی باتوں کو آسان اور مختصر انداز میں اس طرح پیش کیا جائے۔ کہ ان کی روشنی میں بچوں کو اپنی سیرت اور کردار سنوارنے میں سہولت ہو۔"[16]۔

---

[14]۔ بیگم مسعود عبدہ، اسوہ رسول صلی اللہ علیہ والیہ وسلم شفقت اور محبت اور کم سن بچے (لاہور: ناشر علم و حکمت، مطبع، ناصر جیلانی پرنٹنگ پریس، 1987ء)۔

[15]۔ محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، حديث نمبر:3671۔

نیز اس کتاب میں بوقت ضرورت آحادیث سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ جیسے رسول ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ"))[17]

(توحید، اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا)۔

۵.۵۔مہر نبوت

یہ کتاب قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے تحریر کی ہے۔ یہ ایک مختصر اور جامع کتاب ہے۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو اس میں نہایت اختصار اور خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ واقعات کو سن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ یہ کتاب آپ کی ہی کتاب رحمۃ للعالمین کا خلاصہ ہے کتاب کے مقدمے میں آپ لکھتے ہیں:

"یہ مختصر رسالہ۔۔۔ سیدنا نبی ﷺ کے محاسن وفضائل اس قدر دکھلا سکتا ہے جس قدر آفتاب کی روشنی کو ذرہ، لیکن میں نے دیکھا کہ لوگ مستند فاضلوں کی بڑی بڑی کتابوں کو نہیں پڑھتے اور ناواقفیت کی وجہ سے تاریکی میں پڑے رہتے ہیں امید ہے اس مختصر رسالہ کو پڑھ کر مسلمانوں کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت اور ذوق اطاعت ترقی پذیر ہو گا اور ناواقفوں کی بے خبری کے حجاب کسی قدر اٹھ جائیں گے،"[18]

یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسے عام لوگوں میں اور بچے اور بچیوں میں عام کیا جائے تاکہ ان کے ذہن میں آپ ﷺ کی حیات نقش ہو جائے۔

۵.۶۔رحمت عالم

سید سلیمان ندوی کی یہ کتاب سیرت کی کتابوں میں سے یہ ایک مستند اور جامع کتاب ہے جو 2007ء میں شائع ہوئی۔ یہ سادہ اور عام فہم کتاب ہے۔ کتاب کے ذیلی عنوانات میں سے چیدہ چیدہ عرب کا ملک، حجاز، پیغمبروں کا سلسلہ۔ سیدنا ابراہیم کی نسل، حضرت ابراہیم کا گھرانہ، ولادت با سعادت، پرورش، نکاح، وحی، تبلیغ، طائف کا سفر، ہجرت، غزوات، دین کی تکمیل، حج، وفات، ازواج مطہرات، اولاد، اخلاق وعادات شامل ہیں۔ اس کی زبان سادہ اور عام ہے، کتاب کا تعارف کراتے ہوئے سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

16۔ ڈاکٹر عبد الرؤف، بچوں کے لیے حدیث (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، 1975ء)، 8۔

17 - ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی (ریاض: مکتبہ دارالسلام ،1991ء) کتاب الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب مَا جَاءَ بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ، حدیث نمبر:2609-

18۔ سید سلیمان ندوی، مہر نبوت (ریاض: مکتبہ دعوۃ وارشاد وتوعیۃ الجالیات، 1403ھ)، 9۔

"اس کتاب میں عبارت سادہ اور واقعات ترتیب سے بیان کیے گئے ہیں۔ تا کہ چھوٹے بچے اور کم فہم لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور اسکولوں اور مدرسوں کے کورسوں میں بھی رکھی جا سکے"[19]۔

قرآنی آیات اور آحادیث کا سہارا بھی لیا گیا ہے واقعات پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ جسے پڑھ کر بچے با آسانی آپ ﷺ کی سیرت میں دلچسپی لے سکتے ہیں۔

۵.۷۔ ہمارے حضور ﷺ

یہ کتاب محترمہ امۃ اللہ عائشہ تسنیم صاحبہ نے لکھی ہے۔ بچوں کے لیے سیرت کی یہ اہم کتاب ہے۔ یہ مکتبہ لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔ عائشہ تسنیم نے قصص الانبیاء کو پڑھ کر اس کتاب کو سادہ، بہترین اور آسان انداز میں بیان کیا ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ نے کتاب کو انتہائی سادہ اور خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے:

"تسنیم صاحبہ نے 'ہمارے حضور ﷺ' پر جو کتاب لکھی وہ سیرت کی اعلیٰ اور معیاری کتاب ہے۔ زبان نہایت ہی میٹھی ہے۔ واقعات کا انتخاب بہت اچھا ہے۔ کتاب مؤثر اور پر سوز ہے۔ یہ محض واقعات کو ہی ہمارے سامنے نہیں لاتی بلکہ اس میں دینی و اخلاقی تربیت کا پہلو بھی ہے۔ ان کا قلم بچوں اور بچیوں کے لیے کتابیں تحریر کرنے میں مشّاق ہو گیا ہے"[20]۔

۵.۸۔ پیارے رسول ﷺ

محترمہ سلطانہ آصف فیضی کی کتاب ہے محترمہ نے بچوں کی ذہنی صلاحیت، نفسیات اور فطرت کو مد نظر رکھ کر آپ ﷺ کی سیرت کو آحاطہ تحریر میں لایا ہے۔ اس کتاب کے تعارف میں مصنفہ نے لکھا ہے:

"یہ کتاب تمام بچوں کے لیے ایک بہترین اور انمول تحفہ ہے جسے پڑھ کر وہ خود کو پیارے رسول ﷺ سے بہت قریب محسوس کرنے لگیں گے۔ ہر بات کا انداز ایسا ہے کہ بچے اسے جلدی سمجھ جائیں گے۔ حضور ﷺ کی محبت ہر دل میں ہے لیکن کتنے ہیں جو آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے اقوال کو سمجھتے ہیں۔ یہ کتاب اس کمی کو پورا کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے"[21]۔

۵.۹۔ ہمارے نبی ﷺ

مولوی اسماعیل خان کی کتاب (1945ء) میں شائع ہوئی ہے۔ سیرت کی یہ کتاب بطور خاص بچوں کے لیے تحریر کی گئی ہے۔ انور محمود اپنے مقالے میں ہمارے حضور ﷺ اور ہمارے نبی ﷺ کتب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[19] ۔ سید سلیمان ندوی، رحمت عالم (دارالسلام پبلیشرز اینڈ سٹری بیوٹرز، 2007ء)، 16۔

[20] ۔ امۃ اللہ تسنیم، ہمارے حضور (بچوں کی قصص الانبیاء، حصہ پنجم) (لکھنو: مکتبہ اسلام، 2005)، 9۔

[21] ۔ سلطانہ آصف فیضی، پیارے رسولؐ (نئی دہلی: مکتبہ پیام تعلیم، 2005ء)، 5-6۔

"یہ کتابیں سادہ اور عام فہم زبان میں بچوں کے لیے تحریر کی گئی ہیں۔ یہ کتب حضور ﷺ کی زندگی کی چیدہ چیدہ واقعات اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیغام سے آگاہ کرتی ہیں۔ ان کتابوں نے بچوں میں نبی ﷺ کی سیرت و کردار سے دلچسپی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے"[22]۔

مندرجہ بالا تمام کتب سیرت بطور خاص بچوں کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہیں۔ یہ کتب بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مستند اور جامع تسلیم کی جاتی ہیں بعض کتب میں سیرت النبی ﷺ کی اتنی ہی تفصیل ہے جس کو بچے آسانی سے سمجھ بھی سکتے ہیں اور ذہن نشین بھی کر سکتے ہیں لیکن کچھ کتابیں کافی ضخیم ہیں۔ اس کے علاوہ بھی سیرت رسول ﷺ کی بے شمار کتب ہیں جن کو بچوں کو سیرتی ادب کہا جاتا ہے پہلے کثیر تعداد میں ضخیم کتب جن کے صفحات کی تعداد 300 سے 400 پر مشتمل ہے پھر متوسط درجے کی کتب جن میں صفحات کی تعداد دو سو سے بھی زیادہ ہے ان کی تعداد تقریباً 114 ہے سو سے کم صفحات والی کتب سیرت تقریباً 149 لکھی گئی ہیں اخلاق نبی ﷺ پر تقریباً 37 کتب لکھی گئی ہیں۔[23] ان میں سے چیدہ چیدہ کتب کے نام اور مصنف کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

1. رسول اللہ ﷺ کی عیدی امت کے بچوں کے نام از خواجہ حسن نظامی، 1936ء،
2. رسول پاک ﷺ کون تھے از عبدالواحد سندھی 1949ء
3. ہمارے حضور ﷺ از اہلیہ ڈاکٹر سہراب انور، 1972ء،
4. ہمارے حضور ﷺ از اختر النساء، 1980ء،
5. خلق عظیم ﷺ از اختر النساء، 1982
6. ہادی اعظم ﷺ از اختر النساء، 1985ء
7. سیرت فخر دو عالم از عطاء اللہ خان، 1995ء
8. اخلاق پیغمبری از طالب ہاشمی 1965ء
9. حیات طیبہ از سلیم محمد عبدالحیی، 1968ء
10. سید المرسلین ﷺ از سعید اختر، 1971
11. ہمارے پیغمبر از احمد مصطفیٰ صدیقی، 1980ء
12. ننھے حضور ﷺ از احسان بی اے، 1980ء
13. الھادی از ڈاکٹر عبدالرشید، 1983ء

---

[22] ۔ انوار محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ (لاہور: اقبال اکیڈمی، (مقالہ: پی ایچ ڈی) 1989)، 689۔

[23] ۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: ام سلمیٰ، پاکستان مین بچوں کے لیے اردو سیرت نگاری آغاز و ارتقاء و جدید رجحانات، القلم ، جون 2013ء۔

14. محمد عربی ﷺ از عنایت اللہ سبحانی 2003ء
15. سیرت کوثر از ابو فرقان، 2000ء
16. پیارے نبی ﷺ کے پیارے اخلاق، محمد سلیمان فاروق، 1949ء
17. سیرت رسول ﷺ از ظہیر احمد اظہر، 1953ء
18. رسول پاک ﷺ از رفعت اقبال، 1954ء
19. نبیوں کے سردار از سید نظر زیدی، 1956ء
20. سید الانبیاء از غلام ربانی عزیز، 1960ء
21. دوجہاں کا والی ﷺ از بشیر احمد چوہدری، 1971ء
22. سبز گنبد ﷺ از ساغر صدیقی، 1972ء
23. جنت کا دولہا از از سید حبیب امجد، 1975ء
24. نور کے پھول از حکیم محمد سعید، 1988ء

مندرجہ بالا تمام کتب سیرت کی ہیں جو بچوں کے معصوم ذہنوں کو مد نظر رکھ کر مختلف ادوار میں لکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بلواسطہ یا بلاواسطہ بچوں کے سیرتی ادب پر بے شمار کتب موجود ہیں اور آئے دن ان میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

۶۔ بچوں کے سیرتی ادب کی عصری ضرورت

بچوں کے سیرتی ادب پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں سب کی اہمیت بجا ہے مصنفوں نے کتاب لکھتے وقت بچوں کی نفسیات کو مد نظر رکھا اور سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی ہے۔ لیکن دور حاضر کی ترجیحات یکسر بدل گئی ہیں ۔اب بچے عملی تجربات کی طرف زیادہ مائل ہوگئے ہیں۔ مواد کتنا ہی دلچسپ کیوں نہ ہو وہ اکتا جاتے ہیں۔ اس لیے دور حاضر کی ترجیحات اور بچوں کی نفسیات کے مطابق سیرت کی کتابوں میں واقعات کو اس انداز سے تحریر کیا جائے جن کا عملی تجربہ بھی کرایا جائے۔ آپ ﷺ نے خود بچوں کو عملی تجربات سے تعلیم دی۔ حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک بچے کے پاس سے گزر ہوا جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ"، فَأَدْخَلَ ﷺ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا، حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ وَقَالَ يَا غُلَامُهَكَذَا فَاسْلُخْ))[24] ۔

[24] - سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد(بیروت لبنان: دارالفکر ،1414ھ)کتاب الذبائح ،بَابُ : السَّلْخِ، رقم الحدیث: 3179۔

(الگ ہو جاؤ میں تمہیں بتاتا ہوں "، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ گوشت اور کھال کے درمیان داخل فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا ہاتھ بغل تک پہنچ کر چھپ گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے اس طرح سے کھال اتارو)

آپ ﷺ نے خود کر کے بچے کو دکھایا۔ بچہ جس کا مشاہدہ کر لے اسے بھولتا نہیں ہے اور اس طرح کے عملی تجربات بچوں کے معصوم ذہنوں کو کشادہ کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سے کتابوں میں سیرت کے ایسے ایسے واقعات پیش کیے گئے ہیں جن کا بچوں سے بلواسطہ کوئی تعلق نہیں جیسے بوقت ضرورت حوالہ جات نیز زبان آسان استعمال کی گئی ہے لیکن دور حاضر میں بچے انگریزی زبان کی طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں بچوں کی اردو اور عربی سے واقفیت کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے اس لیے مزید آسان اور سادہ فہم الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کے انتظامی امور، غزوات کا تفصیلاً ذکر وغیرہ۔ ایسے واقعات اور تفصیل بچوں میں اکتاہٹ پیدا کر دیتی ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً))[25]۔

(کہ جب تم قوم سے ایسی باتیں کرو گے جو ان کی عقول نہ پہنچ سکیں تو کچھ کے لیے یہ فتنہ کا سبب بن جائیں گی۔)

اس لیے بچوں کے ذہنوں میں بات کو راسخ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ غزوات پر مختصر بات کی جائے اور تمام غزوات کو ایک ہی کتاب میں بیان نہ کیا جائے اس طرح بچے خلط ملط کر سکتے ہیں۔ نیز بچوں سے متعلقہ واقعات کو بھی بیان کیا جائے تاکہ بچوں کی دلچسپی بڑھے۔

دور حاضر ٹیکنالوجی کا دور ہے بچے اس کی طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں اس لیے بچوں کی دلچسپی کو مد نظر رکھا جائے اور بچوں کے سیرتی ادب میں تصاویر کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے تاکہ بچے اس واقعہ یا جگہ کو نہ بھولیں۔ جہاں تک درسی کتب کا تعلق ہے تو اس کو ذہن نشین کرانے کے لیے زیادہ سے زیادہ سمعی اور بصری معاونات کا استعمال کیا جائے۔ حوالہ جات کے بجائے مشکل الفاظ کی تشریح کی جائے۔ مختصر کتابیں لکھی جائیں اور مخصوص عنوان کے تحت الگ الگ کتابیں ہوں جیسے مکی زندگی، مدنی زندگی، بچوں پر شفقت وغیرہ۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کی شخصیت کے اوصاف کتب میں کثرت سے بیان کیے جائیں تاکہ بچوں کے سامنے آپ ﷺ کی ذات کی مثالی و یکتا رہے۔

---

[25] مسلم بن الحجاج القشيري، صحيح مسلم، (بيروت: دار إحياء التراث العربي ، 1420) مقد مه، باب ، النهى عن الحديث بكل ما سمع، رقم الحديث: 12۔

۷۔ نتائج وسفارشات

1. نبی اکرم ﷺ سرچشمہ ہدایت ہیں اور مثالی اور کامیاب زندگی کا راز سیرت النبی ﷺ کی اتباع میں ہی ہے، لہذا بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے سیرتی مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ اردو زبان ہماری قومی زبان ہے لہذا اردو زبان میں سیرتی ادب مرتب کرنا بچوں کیلئے زیادہ دلچسپی کا باعث ہے۔
2. سیرت نبی ﷺ کے ضمن میں بے شمار علمی خدمات پیش کی گئیں مگر ابتداء میں کئی صدیوں تک بچوں کیلئے سیرت نگاری کی طرف توجہ نہ دی گئی، اس کا باقاعدہ آغاز انیسویں صدی کے شروع میں کیا گیا۔ اردو ادب کی بہت ساری نامور شخصیات اور کئی علماء کرام نے بچوں کیلئے سیرتی ادب تحریر کیا جس کا مقصد بچوں کی اخلاقی و ذہنی تربیت اسلامی تقاضوں کے مطابق کرنا تھا۔
3. سیرتی ادب پر تفصیل سے لکھی گئی کتب سے بچے اکتا جاتے ہیں۔ بچے مکالمے اور کہانی کی صورت میں لکھی گئی کتابیں شوق سے پڑھتے ہیں اس لیے بچوں کے نئے سیرتی ادب کو مختصر اور کہانی یا مکالمے کی صورت میں لکھا جائے تاکہ بچے ذہن نشین کر سکیں۔ نیز مخصوص عنوان کے تحت کتابیں لکھی جائیں۔
4. موجودہ دور میں تعلیمی ادارے انگریزی زبان پر زیادہ زور دے رہے ہیں اور بچوں کی رغبت اردو اور عربی کے بجائے انگریزی زبان کی طرف زیادہ ہے اس لیے نئی کتب سیرت میں آسان اور قابل فہم الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ تاکہ دوران تدریس بچوں کو مشکل پیش نہ آئے۔
5. سیرت کے واقعات اور آحادیث جو باقاعدہ بچوں کی تربیت کی عکاس ہیں۔ ان پر الگ سے کتب تحریر کی جائیں ،کتاب میں ایک حصہ ایسے واقعات اور آحادیث کو شامل کیا جائے تاکہ بچوں کی دلچسپی میں اضافہ ہو۔
6. موجودہ حالات کے پیش نظر سیرتی ادب کے مقابلہ جات کروائے جائیں جس طرح کتاب "سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم" از رائے منظور نے ہر لیول کے بچوں کے لیے مقابلہ جات کا انعقاد کیا اور بنی نوع انسان کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے آگاہی کا موقع فراہم کیا۔
7. سیرت پر لکھی گئی چند اہم کتب جیسے " الرحیق المختوم" کا خلاصہ تحریر کروایا جائے اور بچوں کو مختصر موضوعات یاد کروائے جائیں۔
8. عشق مصطفی ﷺ بچوں کے سینوں میں مجزن کرنے کے لیے باعمل شخصیات کی کتب کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ مثلاً "سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم" از مولانا ثاقب رضا مصطفائی سے چند اہم موضوعات کو بچوں کے لیے نصابی کتب میں شامل کیے جائیں۔

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم
2. ابو درداء ابن عزیز احمد، بچوں کی تربیت اور اس کے بنیادی اصول، مکتبہ العراق جمشید پور، 2019ء۔
3. ابی داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد۔ بیروت لبنان: دارالفکر ،1414ھ۔
4. ام سلمیٰ، پاکستان میں بچوں کیلئے اردو سیرت نگاری (آغاز و ارتقاء اور جدید رجحانات)، القلم، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔
5. امام غزالی، احیائے العلوم۔لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، س ن۔
6. آیۃ اللہ تسنیم، ہمارے حضور۔ بچوں کی قصص الانبیاء، حصہ پنجم۔ لکھنو: مکتبہ اسلام، ۲۰۰۵ء۔
7. انوار محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ۔لاہور: اقبال اکادمی،، (مقالہ: پی ایچ ڈی)1989۔
8. بیگم مسعود عبدہ ناشر علم و حکمت، اسوہ رسول ﷺ شفقت اور محبت اور کم سن بچے لاہور: مطبع ناصر جیلانی پرینٹنگ پریس، 1987ء۔
9. الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی۔ ریاض: مکتبہ دارالسلام ،1991ء۔
10. راشد الخیری، آمنہ کالال، دہلی: مرکزی ادارۂ تبلیغ دینیات، 2004ء۔
11. سلطانہ آصف فیضی، پیارے رسول ﷺ۔ نئی دہلی: مکتبہ پیام تعلیم، ۲۰۰۵ء۔
12. سید سلیمان ندوی مہر نبوت، الریاض: مکتبہ دعوۃ وارشاد وتوعیۃ الجالیات، 1403ھ۔
13. سید سلیمان ندوی، رحمت عالم، دارالسلام پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، 2007ء۔
14. صالحہ عابد حسین، حالی . نئی دہلی: ترقی اردو بورڈ، 1983ء۔
15. عبدالرؤف ڈاکٹر،، بچوں کے لیے حدیث . لاہور :فیروز سنز لمیٹڈ، 1975ء۔
16. فضل الرحمٰن، سید، فرہنگ سیرت (اردو میں سیرت نبوی ﷺ) .لاہور : زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، 1998ء۔
17. القزوینی، محمد بن یزید، سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب برالوالد و الاحسان الی النبات، دار احیاء الکتب العربیه، بدون السنة۔
18. القشيري، مسلم بن الحجاج .بیروت: دار إحياء التراث العربي، 1420ھ۔
19. محمدی، صدیقی، بالک باغ، معیار ادب بک ڈپو، بھوپال، 1972ء۔